سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2012

(ہفتہ9، منگل12، بدھ13، جمعرات14، جمعتہ المبارک15۔جون
(2012

(یوم السبت18، یوم الثلاثہ21، یوم الاربعاء22، یوم الخمیس23، یوم الجمع24۔رجب المرجب
1433ھ)

پندرھویں اسمبلی:اڑتیسواں اجلاس

جلد38(حصہ دوم):شمارہ جات : 5تا9

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اڑتیسواں اجلاس

ہفتہ،9۔جون2012

جلد 38:شمارہ 5

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	سالانہ بجٹ بابت سال13-2012اور	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	ضمنی بجٹ بابت سال 2011-12 پیش کرنے کا اعلامیہ ------------	340
2۔	ایجنڈا ------------	342
3۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	344
4۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	345
	سرکاری کارروائی	
5۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2012-13 پر وزیر خزانہ کی تقریر ------------	347
6۔	سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	377
7۔	ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2011-12 کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	377
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)	
8۔	مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2012 ------------	377
9۔	مسودہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس مصدرہ 2012 ------------	378
	منگل، 12۔جون 2012	
	جلد 38: شمارہ 6	
10۔	جناب ڈپٹی سپیکر کا بطور قائم مقام سپیکر اعلامیہ ------------	380
11۔	ایجنڈا ------------	382
12۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	384
13۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	385
	تحاریک استحقاق	
14۔	پرنسپل گورنمنٹ سمز کالج لاہور (ڈاکٹر فیصل مسعود) کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ ------------	386
15۔	اے ایس پی ننکانہ صاحب کا معزز ممبر اسمبلی سے تضحیک آمیز روّیہ ------------	387
	سرکاری کارروائی	

بحث

16۔ سالانہ بجٹ برائے سال13-2012 پر عام بحث ------------ 399

بدھ،13۔جون2012

جلد 38: شمارہ 7

17۔ ایجنڈا ------------ 511

18۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 513

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
19۔	نعت رسول مقبولﷺ ------------	514
	تحاریک استحقاق	
20۔	سوزو کی کارپوریشن کے اہلکاروں کی معزز ممبر اسمبلی سے غلط بیانی اور گمراہ کن اطلاعات ------------	515
21۔	اے ایس پی ننکانہ صاحب کا معزز ممبر اسمبلی سے تضحیک آمیز روّیہ(۔۔۔جاری) ------------	517
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
22۔	سالانہ بجٹ برائے سال13-2012 پر عام بحث(۔۔۔جاری) ------------	521
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
23۔	مسودہ قانون نصاب تعلیم،درسی کتب کی نگرانی و تعلیمی معیارات کی نگہداشت پنجاب مصدرہ2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	544
24۔	مسودہ قانون(ترمیم)یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور مصدرہ2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا------------	544
25۔	مسودہ قانون(ترمیم)زرعی یونیورسٹی پنجاب مصدرہ2012 کے بارے میں	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	545
26۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	545

جمعرات، 14۔ جون 2012

جلد 38: شمارہ 8

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
27۔	جناب قائم مقام سپیکر کا بطور ڈپٹی سپیکر اعلامیہ -----------	644
28۔	ایجنڈا -----------	646
29۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	648
30۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	649
	تعزیت	
31۔	گلوکار مہدی حسن کی وفات پر دعائے مغفرت -----------	650
	تحاریک استحقاق	
32۔	اے ایس پی ننکانہ صاحب کا معزز ممبر اسمبلی سے تضحیک آمیز رویّہ (۔۔۔جاری) -----------	650
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
33۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) -----------	654
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
34۔	مسودہ قانون (ترمیم) کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا -----------	694
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
35۔	آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹیں برائے سال 08-2007 اور 10-2009 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹیں	

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع	------------	695
36۔	حکومت پنجاب کے آڈٹ پیراز (سول اینڈ کمرشل) برائے سال 07-2006 اور سول مالی وصولیاں، سول ورکس اینڈ کمرشل برائے سال 09-2008 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی معیاد میں توسیع	------------	696
37۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) رپورٹ (جو پیش ہوئی)	------------	697
38۔	مسودہ قانون ریونیو اتھارٹی پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے فنانس کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	702
39۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری)	------------	703
40۔	کورم کی نشاندہی	------------	706

جمعتہ المبارک، 15۔جون 2012

جلد 38: شمارہ 9

41۔	ایجنڈا	------------	709
42۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	711
43۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	712
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
44۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) رپورٹیں (معیاد میں توسیع)	------------	713
45۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2008,2009,2010,2011 اور 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش		

	کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	743
46۔	مسودہ قانون امتناع نجی قرض دہی پنجاب مصدرہ 2007 کے بارے میں قائم کی گئی سابقہ خصوصی کمیٹی کی سفارشات پر عملدرآمد میں پیشرفت کے بارے میں مجلس خصوصی نمبر 13 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	744
47۔	سالانہ بجٹ برائے سال 13-2012 پر عام بحث (۔۔۔جاری) ------------	745
48۔	انڈکس	

340

سالانہ بجٹ بابت سال2012-13اور
ضمنی بجٹ بابت سال2011-12 پیش کرنے کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(116)/2012/683. Dated. 8th June 2012. The following Orders, made by the Governor of the Punjab, are hereby published for general information:-

I

"In exercise of the powers conferred on me under rule 134 of the Rules of Procedure 1997 **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby appoint Saturday, 9 June 2012 for the presentation of the Annual Budget Statement for the financial year 2012-2013 before the Provincial Assembly of the Punjab at 4.00 pm.

II

In exercise of the powers conferred on me under rule 147 read with 134 of the Rules of Procedure 1997 **I, Sardar Muhammad Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab, hereby appoint Saturday, 9 June 2012 for presentation of the Supplementary Budget Statement for the financial year 2011-12 before the Provincial Assembly of the Punjab at 4.00 pm.

Dated Lahore, the
6th June 2012

SARDAR MUHAMMAD LATIF KHAN KHOSA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

342

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،9۔جون2012

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

1۔ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال13-2012

وزیر خزانہ سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال13-2012ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال12-2011

وزیر خزانہ ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال12-2011ایوان میں پیش کریں گے۔

مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2012

وزیر خزانہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2012ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس2012

وزیر خزانہ مسودہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس2012ایوان میں پیش کریں گے۔

344

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اڑتیسواں اجلاس

ہفتہ، 9-جون 2012

(یوم السبت، 18-رجب المرجب 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 47 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٢٨٦﴾

سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے۔ اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما (286)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

معراج کی رَتیاں دُھوم یہ تھی اک راج دُلارا آوت ہے
لولاک کا سہرا سر سوہت وہ احمدﷺ پیارا آوت ہے
یٰسین کی چمک ہے داتن میں طٰہٰ کا کرشمہ آنکھن میں
وَالفجر کا جلوہ گالن پہ وہ رَب کا سنوارا آوت ہے
حُوروں نے کہا جب بسم اللہ غلماں نے پُکارا الااللہ
خود رَب نے کہا ماشاءاللہ محبوبﷺ ہمارا آوت ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ آج کا دن گورنر پنجاب نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 134 کے تحت بجٹ پیش کرنے کے لئے مقرر کیا ہے اور وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن آج بجٹ تقریر کریں گے۔

معزز ممبران: وزیر خزانہ تو کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کا بطور وزیر خزانہ notification ہو چکا ہے۔ رانا ثناء اللہ صاحب! ذرا notification پڑھ کر سنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ notification کی کاپی میرے پاس ہے۔ مجھے پوری طرح سے احساس ہے کہ ہمارے محترم قائد حزب اختلاف پڑھنا جانتے ہیں اور وہ اس notification کو پڑھ سکتے ہیں۔ میں آپ کو یہ کاپی بھیج رہا ہوں اور آپ ان کی خدمت میں اسے پیش کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب کو کاپی دیں۔ راجہ صاحب! آپ مہربانی کر کے اس کو پڑھ لیں پھر اس کے بعد میں بجٹ تقریر شروع کراؤں۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف راجہ ریاض صاحب نے بیٹھے بیٹھے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اور انہوں نے کاپی لینے سے انکار کر دیا)

جناب سپیکر: کیا آپ نہیں پڑھنا چاہتے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! راجہ صاحب سے request کریں کہ وہ نوٹیفکیشن پڑھ دیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ راجہ صاحب اس کو پڑھیں۔ سوہنا صاحب! آپ نوٹیفکیشن پڑھ دیں۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! اس کا ہم نے تذکرہ اور نہ ہی مطالبہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: حزب اختلاف کے benches کی طرف سے آواز آئی تھی کہ وزیر خزانہ نہیں ہیں اور یہ میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔

جناب محمد اشرف خان سوہنا: جناب سپیکر! ہم نے یہ کہا اور نہ ہی اس کا مطالبہ کیا اگر رانا ثناء اللہ قائد حزب اختلاف کے متعلق اس طرح کی باتیں کر کے آج کا ماحول خراب کرنا چاہتے ہیں تو یہ ان کی مرضی

ہے۔آج ہم نے احتجاج نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اگر یہ اس طرح کا ماحول پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ہم حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں،انہوں نے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب میرے بھائی ہیں اور میرے لئے بہت محترم ہیں اس لئے میں نے ان کے حوالہ سے کوئی ایسی بات نہیں کی۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر خزانہ میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن،بجٹ تقریر پیش کریں۔

سالانہ بجٹ بابت سال2012-13 پر وزیر خزانہ کی تقریر

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔جناب سپیکر!

میرے لئے یہ امر باعث اعزاز ہے کہ مجھے آج اس معزز ایوان کے سامنے مسلم لیگ (ن) کی جمہوری حکومت کا پانچواں سالانہ بجٹ برائے مالی سال2012-13 پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

جناب سپیکر!

2۔ یہ معزز ایوان اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہے کہ وطن عزیز بدقسمتی سے شدید معاشی مشکلات کا شکار ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ حکومت پنجاب نے ان مسائل کے باوجود عوام کے ساتھ کی گئی اپنی تمام commitments پر مکمل طور پر کاربند رہنے کا فیصلہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان پر پوری طرح عملدرآمد کیا گیا۔ ہم نے تمام تر مالی دشواریوں کے باوجود اپنے ترقیاتی وفلاحی پروگرام میں کمی نہیں آنے دی۔ ہم نے اس امر کو یقینی بنایا کہ غربت میں کمی کے پروگرام، سالانہ ترقیاتی پروگرام، صحت اور تعلیم کے شعبے کے لئے مختص شدہ رقوم صرف اور صرف متعینہ مقاصد کے لئے استعمال کی جائیں۔یہی نہیں بلکہ ہماری حکومت نے غریب عوام پر زندگی کا بوجھ کم کرنے کے لئے کئی نئے pro-poor initiatives کا آغاز

کیا۔ مجھے فخر ہے کہ حکومت پنجاب کے ان عوام دوست اقدامات کو اندرونی اور بیرونی طور پر بے حد سراہا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر قائد ایوان میاں محمد شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

3۔ بین الاقوامی مالیاتی بحران کے ساتھ ساتھ پاکستان میں جاری توانائی کا شدید بحران ملکی معیشت کے لئے زہر قاتل ثابت ہو رہا ہے۔ توانائی کا بحران آج پاکستان کا سب سے سنگین مسئلہ ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ توانائی کے اس بحران کی آڑ میں پنجاب کو بالخصوص نشانہ بنایا جا رہا ہے جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ پنجاب میں رہنے والا ہر شخص، خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو، بیک آواز یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اسے بتایا جائے کہ بجلی اور گیس کی بین الصوبائی تقسیم کن معروضی بنیادوں پر کی جا رہی ہے اور پنجاب کو اس کے حق سے کیوں محروم رکھا جا رہا ہے۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ پنجاب کے ساتھ ہونے والی یہ ناانصافی غم و غصہ کی جس لہر کو ہوا دے رہی ہے وہ بے جا نہ ہے۔ یاد رہے کہ لاہور میں اپریل 2012 میں منعقد ہونے والی انرجی کانفرنس میں سید یوسف رضا گیلانی نے بحیثیت وزیر اعظم ملک کے تمام صوبوں میں یکساں بنیادوں پر لوڈ شیڈنگ کرنے کا اعلان کیا تھا لیکن یہ اعلان بھی وفاقی حکومت کی روایتی وعدہ شکنی کی نذر ہو گیا۔ توانائی کے اس جاری بحران نے ملکی معیشت کو بالعموم اور صوبہ پنجاب کی معیشت کو بالخصوص ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ پنجاب کے بڑے صنعتی شہر بالخصوص فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور ملتان توانائی کے اس بحران سے شدید متاثر ہوئے ہیں۔ نتیجتاً جہاں ایک طرف صنعتیں بند ہو رہی ہیں تو دوسری طرف ہمارا مزدور طبقہ اپنا ذریعہ معاش بند ہو جانے پر شدید پریشانیوں کا شکار ہے۔

جناب سپیکر!

4۔ میں یہاں بجلی پیدا کرنے کے سلسلے میں دانستہ طور پر پھیلائی جانے والی اس غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت صوبوں کو بجلی پیدا کرنے کے اختیارات حاصل ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ترمیم کا بجلی کی پیداوار سے متعلق صوبوں کے

اختیارات سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس اصل صورتحال یہ ہے کہ صوبوں کو یہ اختیارات خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے مطالبے اور کوششوں کے نتیجے میں Council of Common Interests کے اجلاس منعقدہ مئی 2011 میں ایک انتظامی حکم کے ذریعے حاصل ہوئے۔ تاہم ابھی بھی وفاق کے زیر انتظام ادارے جیسا کہ NEPRA، PEPCO، National Grid اور ڈسٹری بیوشن کمپنیاں بجلی کی پیداوار اور ترسیل اور ان سے متعلقہ تمام امور میں کلی اختیار کے مالک ہیں۔ یہ وفاقی ادارے اپنی ہٹ دھرمی، نااہلی، پنجاب مخالف روّیے اور مخصوص مفادات کی بناء پر صوبائی حکومت کے initiatives کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب بگاس یعنی گنے کے پھوگ سے بجلی کی پیدوار کا منصوبہ رکھتی ہے تاہم ہماری بارہا گزارشات کے باوجود NEPRA نے ابھی تک بگاس سے پیدا ہونے والی بجلی کے Tariff کا تعین نہ کیا ہے۔ NEPRA کے اس روّیہ سے ہمیں یہ معاملہ CCI تک لے جانا پڑا۔ CCI نے یہ مایوس کن فیصلہ کیا کہ پہلے باقی تمام صوبوں سے بھی اس بابت رائے لے لی جائے۔ یہ معاندانہ روّیہ حکومت پنجاب کی حوصلہ شکنی کے لئے عمداً اپنایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

5۔ پاکستان میں قائم پاور پلانٹس آج اپنی استعداد کے مطابق بجلی اس لئے پیدا نہیں کر پا رہے کہ انہیں ان کے واجبات کی ادائیگی میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ میرا اشارہ circular debt کی جانب ہے۔ حال ہی میں کچھ پاور پلانٹس نے وفاقی حکومت کی طرف سے اپنے واجبات کی ادائیگی نہ ہونے پر Sovereign Guarantees کو طلب کرنے کا انتہائی قدم اٹھا لیا ہے۔ یہ پاکستان کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر بجلی کی پیداوار کے منصوبوں کو قائم کرنے کی طرف راغب نہیں ہو رہا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ حکومت پنجاب نے رواں مالی سال کے میزانیہ میں انرجی سیکٹر کے لئے 9۔ارب روپے کی رقم مختص کی تھی تاہم مذکورہ بالا اسباب پر مبنی وفاقی حکومت کے طرز عمل کی بناء پر بجلی کی پیداوار میں کوئی پیشرفت نہ ہو سکی۔

جناب سپیکر!

6۔ بجلی کی قلت کے حوالے سے صوبائی حکومت کی ذمہ داری کے بارے میں تواتر سے بولے جانے والے جھوٹ میری طرف سے کسی مزید وضاحت کے محتاج نہیں۔ عوام اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان سے روشنی اور آرام کی دولت چھیننے اور ان کی بستیوں کو اندھیروں کے سپرد کرنے والے لوگ کون ہیں اور زمانہ انہیں کس نام سے پکارتا ہے۔ میں اس موقع پر معروف شاعر ساغر صدیقی کا صرف یہ شعر عرض کرنا چاہوں گا کہ

جس عہد میں لٹ جائے فقیروں کی کمائی
اس عہد کے سلطان سے کچھ بھول ہوئی ہے

جناب سپیکر!

7۔ توانائی کے بحران کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ہم نے وفاقی حکومت کی رکاوٹوں کے باوجود اپنے لئے ایسی راہیں تلاش کر لی ہیں جہاں ہم خود انحصاری کے اصولوں پر چلتے ہوئے اس شعبے میں ممکنہ بہتری لاتے رہیں۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب کے چیدہ چیدہ اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ آئندہ مالی سال 13-2012 کے میزانیہ میں حکومت پنجاب 10۔ارب روپے کی خطیر رقم انرجی سیکٹر کے لئے مختص کر رہی ہے۔ پنجاب میں انڈسٹریل اسٹیٹس میں قائم صنعتوں کو بلا تعطل بجلی کی فراہمی کے لئے 6 مقامات پر 50 میگا واٹ تک Coal Fired منصوبوں کے لئے حکومت پنجاب نے ایک جامع پالیسی تشکیل دی ہے۔ پرائیویٹ سیکٹر کو یہ پاور پلانٹس لگانے کے لئے Incentive Package دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لئے ایک ایسا انرجی فنڈ قائم کیا جا رہا ہے جس کے تحت پنجاب میں پرائیویٹ سیکٹر میں قائم ہونے والے پاور پلانٹس کو بروقت واجبات کی ادائیگی ممکن ہو سکے گی۔ اسی ضمن میں، میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ خادم اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر حکومت پنجاب نے Salt Range میں کوئلے کے ذخائر کا از سر نو تخمینہ لگانے کے لئے بین الاقوامی ماہرین کی خدمات حاصل کی تھیں۔ ان ماہرین کے محتاط اندازے کے مطابق Salt Range میں کوئلے کے ذخائر کا تخمینہ تقریباً 500 ملین ٹن لگایا گیا ہے جبکہ اس سے قبل یہ تخمینہ تقریباً 235 ملین ٹن کا تھا۔ Coal Fired پاور پلانٹس کے لئے خام مال کی یقینی دستیابی اور حکومت پنجاب کا

Incentive Package پرائیویٹ سیکٹر کو سرمایہ کاری کی طرف راغب کرنے کے لئے ایک بہت بڑی کشش ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

8۔ میں یہاں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب تمام تر مزاحمت اور مخالفت کے باوجود توانائی کی پیداوار کے لئے عملی میدان میں اتر چکی ہے۔REDSIP ایشین ڈویلپمنٹ بنک کے اشتراک سے بجلی کی پیداوار کے پروگرام کے تحت حکومت پنجاب نے نہروں پر پاور پلانٹس کی تنصیب پر کام شروع کر دیا ہے۔اس سلسلے میں تقریباً29۔ارب روپے کی لاگت کے 10 منصوبوں کی feasibility رپورٹ مکمل کی جا چکی ہے۔یہ منصوبے مجموعی طور پر 80 میگاواٹ بجلی پیدا کر سکیں گے۔ان میں سے پانچ منصوبے جو 55 میگاواٹ بجلی پیدا کریں گے، کو Public Private Partnership کے تحت مکمل کیا جائے گا جبکہ باقی 5 منصوبوں کو حکومت پنجاب ایشین ڈویلپمنٹ بنک کی مالی معاونت سے خود آگے بڑھائے گی۔ 25 میگاواٹ کے ان پانچ منصوبوں میں سے 2 منصوبوں پر تعمیراتی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے جبکہ تین منصوبوں پر بھی جلد کام شروع کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

9۔ اس کے ساتھ ساتھ پنجاب حکومت نے تونسہ بیراج کوٹ ادو پر 120 میگاواٹ پن بجلی پلانٹ لگانے کے لئے Three Gorges International Corporation China کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔اس معاہدے کے تحت کمپنی منصوبہ ہذا کی feasibility رپورٹ مکمل کر چکی ہے۔علاوہ ازیں پنجاب پاور ڈویلپمنٹ بورڈ نے 688 میگاواٹ کے 54 مختلف منصوبوں کے لئے ابتدائی تحقیقی کام کا آغاز کر دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

10۔ حکومت پنجاب توانائی کے بحران کو حل کرنے کے لئے بجلی کی پیداوار کے متبادل اور قابل تجدید منصوبوں یعنی Alternate and Renewable Energy Projects پر بھی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہے۔اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں تحقیقی کام کے لئے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں Centre of Excellence for Renewable Energy کا شعبہ بھی قائم کر رہی ہے تاکہ اس نئی فیلڈ میں ضروری

ریسرچ کی جا سکے۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب انرجی سیکٹر میں ایک Project for Development of Alternate and Renewable Energy کا بھی اعلان کر رہی ہے۔ان مقاصد کے لئے مجموعی طور پر آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں ایک ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ ان اقدامات سے حکومت پنجاب لوڈشیڈنگ سے متاثرہ عوام کو ریلیف دینے میں کامیاب ہو گی۔

جناب سپیکر!

11۔ آپ کو یاد ہو گا کہ مسلم لیگ(ن) کی قیادت نے پاکستان کی حمیت اور آزادی کے منافی بیرونی امداد پر انحصار نہ کرنے اور کشکول توڑنے کا جرأت مندانہ فیصلہ رواں مالی سال میں کیا تھا۔ ہم اس فیصلے پر آج بھی پورے استقلال کے ساتھ قائم ہیں۔اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس دشوار فیصلے پر قائم رہنے کا حوصلہ دیا۔ ہم نے Austerity and Economy Measures یعنی بچت اور سادگی پر مبنی اقدامات کے ذریعے غیر ضروری اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی اور مالیاتی نظم و نسق کو بہتر بنا کر صوبے کی معیشت کو خود انحصاری کی منزل سے روشناس کرایا ہے مجھے فخر ہے کہ حالات نے ہمارا یہ فیصلہ بالکل درست ثابت کیا ہے۔ کاش!وفاقی حکومت بھی قومی حمیت اور خودداری کا یہ راستہ اپناتی تو آج ہم اس افسوسناک معاشی اور سیاسی صورتحال کا شکار نہ ہوتے اور وفاقی حکومت کو بیرونی امداد کے حصول کے لئے دربدر ٹھوکریں نہ کھانی پڑتیں۔ میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ بچت اور سادگی کی یہ مہم آئندہ مالی سال میں اسی جذبے اور ولولے کے ساتھ جاری رہے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

12۔ میں سادگی اور بچت کی اس مہم کے تحت لئے گئے اقدامات کا ایک مختصر سا جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

❖ وزیراعلیٰ پنجاب کی سادگی اور کفایت شعاری کی مہم میں ان کا ساتھ دینے کے لئے صوبائی کابینہ کے تمام ممبران نے اپنے ماہانہ مشاہرے میں 25فیصد رضاکارانہ کمی کی تھی۔آج صبح کابینہ کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ممبران کابینہ آئندہ مالی سال میں اپنے ماہانہ مشاہرے میں 25فیصد کی بجائے 30فیصد رضاکارانہ کمی کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

- آئندہ مالی سال میں بھی اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ میں سے فرنیچر، مشینری، durablesاور گاڑیوں کی خرید پر غیر ضروری اخراجات نہ کئے جائیں۔ یہ تمام اخراجات Austerity Committee کی منظوری سے مشروط ہیں۔
- سرکاری افسروں کے لئے ہر طرح کی رہائش گاہوں اور دفاتر کی تعمیر یا تزئین و آرائش پر پابندی جاری رہے گی۔ تاہم عدلیہ، تعلیمی اداروں، ہسپتالوں، پولیس سٹیشنوں اور جیل خانہ جات کی عمارات اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں گی۔
- پنجاب کابینہ کے تمام ممبران اور ممبران صوبائی اسمبلی جو سرکاری وفود میں شامل ہوتے ہیں وہ ان سرکاری غیر ملکی دوروں کے سفر کے اخراجات اپنی گرہ سے ادا کرتے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

13۔ اوائل مالی سال12-2011 میں حکومت پنجاب کی اولین ترجیح سیلاب سے متاثرہ افراد کی بحالی کے لئے شروع کئے گئے منصوبہ جات کی تکمیل تھی لہذا جنوبی پنجاب میں ماڈل ویلجز کا قیام اور سیلاب سے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی بحالی کا کام ہنگامی بنیادوں پر جاری رکھا گیا۔ یہ تمام ماڈل ویلجز Chief Ministers Relief Fund میں دیئے گئے صاحب ثروت افراد، تارکین وطن اور عوام کے عطیات سے تعمیر کئے گئے ہیں۔ میں یہ یاد دلاتا چلوں کہ ایک مختصر مدت میں خادم اعلیٰ پنجاب کی اپیل پر ایک ارب 40 کروڑ روپے سے زائد کے عطیات جمع ہوئے جو کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کی قیادت پر عوام کے اعتماد کا اظہار ہے۔ ان 22 ماڈل ویلجز میں پختہ مکانات کے علاوہ تمام بنیادی ضروریات زندگی جس میں سکول، ٹیکنیکل سنٹر، بنیادی مرکز صحت، Veterinary Sheds، فراہمی و نکاسی آب، بائیو گیس پلانٹ، Solar Lights اور تجارتی مراکز مہیا کئے گئے ہیں۔ ماڈل ویلجز پر ہونے والے اخراجات کی شفافیت کی پوری قوم گواہ ہے۔ میں اپنے قائد وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی انتھک کاوشوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔ جن کی شبانہ روز محنت سے دشوار کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

14۔ مجھے فخر ہے کہ ہماری قیادت نے بڑے بھائی کا کردار ادا کرتے ہوئے دوسرے صوبوں میں رہنے والے اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کو بھی ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ حالیہ سیلابوں نے پنجاب سمیت دوسرے صوبوں میں شدید تباہی پھیلائی تھی۔ اس مشکل گھڑی میں بھی

پنجاب نے دوسرے صوبوں کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا اور دوسرے صوبوں کے متاثرین سیلاب کو ایک ارب سے زائد مالیت کا امدادی سامان مہیا کیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہماری حکومت نے این ایف سی ایوارڈ میں قربانی کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے Divisible Pool میں سے اپنے حصے کے فنڈز دوسرے صوبوں کو دینے کا برضا و رغبت اعلان کیا تھا۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب ایجوکیشنل انڈومنٹ فنڈ سے استفادہ کرنے والے طالبعلموں میں پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں کے 1800 طلباء بھی شامل ہیں جن میں سے 1100 طلباء کا تعلق بلوچستان سے ہے۔ اسی طرح حکومت پنجاب کی لیپ ٹاپ سکیم میں دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے ذہین اور قابل طلباء کو بھی شریک کیا گیا۔ مزید برآں حکومت پنجاب کے پروفیشنل کالجوں میں دوسرے صوبوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کے لئے مخصوص نشستیں بڑھا دی گئی ہیں۔ پنجاب میں ڈویژنل سطح پر قائم ڈی پی ایس سکولوں میں بھی بلوچستان کے طلباء کو داخلہ اور وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ اسی طرح حکومت پنجاب کی طرف سے بیرون ملک یونیورسٹیوں اور تعلیمی اداروں کے دوروں کے لئے بھیجے جانے والے ذہین طلباء و طالبات کے تمام وفود میں دوسرے صوبوں کے طلباء کی شمولیت کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

جناب سپیکر!

15- آپ کو یاد ہوگا کہ حکومت پنجاب نے خادمِ اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر بلوچستان میں ایک State of the Art انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی بنانے کا اعلان کیا تھا۔ حکومت پنجاب نے گزشتہ دو مالی سالوں میں اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے کی رقم بجٹ میں مختص کی تھی۔ تاہم بلوچستان میں سکیورٹی کے شدید مسائل کی وجہ سے کوئی تعمیراتی فرم کام کرنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ حکومت پنجاب اپنی اس commitment پر آج بھی قائم ہے۔ اس سلسلے میں معروف ادارے این ایل سی نے بلوچستان میں تعمیراتی کام کرنے کی حامی بھر لی ہے لہذا آئندہ مالی سال 2012-13 کے میزانیہ میں حکومت پنجاب بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کوئٹہ کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ اسی طرح سوات میں کڈنی ہسپتال کی تعمیر بھی آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے قائم کئے گئے ٹرسٹ فنڈز کے ذریعے کی جائے گی۔ اس منصوبے کے لئے 50 کروڑ روپے سے زائد فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

16۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے چیدہ چیدہ حکومتی ترجیحات، اقدامات اور میزانیہ کے خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!

17۔ ہماری نوجوان نسل پاکستان کے مستقبل کی معمار ہے۔ ملکی معیشت کی دِگرگوں صورتحال سے پڑھے لکھے نوجوان طبقے کو باعزت ذرائع آمدن میسر نہ آ سکے۔ مسلم لیگ (ن) نے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کے vision کو مدنظر رکھتے ہوئے اس خطرناک صورتحال کا تدارک کرنے کے لئے رواں مالی سال میں پنجاب روزگار سکیم کے نام سے ایک جامع سکیم تشکیل دی تھی۔ ان جامع منصوبوں نے ہنر مند طبقہ اور پڑھے لکھے نوجوانوں کو اپنی قابلیت اور ہنر کے بل بوتے پر اپنی منزلوں کا تعین کرنے میں مدد دی۔ صوبے میں لاکھوں تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد کو روزگار فراہم کرنے کا یہ پروگرام دو حصوں پر مشتمل تھا:

(i) گھریلو صنعتوں اور چھوٹے پیمانے کے کاروبار کے قیام اور فروغ کے لئے حکومت پنجاب نے اس مالی سال میں تعلیم یافتہ اور ہنر مند افراد کو 50 ہزار روپے تک فی کس بلاسود قرضہ دینے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ حکومت پنجاب کی اس سکیم سے اب تک تقریباً پینتیس ہزار گھرانے استفادہ کر چکے ہیں اور انشاء اللہ رواں مالی سال کے اختتام تک یہ سکیم پچاس ہزار گھرانوں کے مطلوبہ ہدف کو حاصل کر لے گی۔ یہ سکیم آئندہ مالی سال میں مزید وسعت کے ساتھ جاری رکھے جانے کی تجویز ہے اور اس ضمن میں آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں تین گناہ اضافے کے ساتھ 3۔ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں اس سکیم سے مزید ایک لاکھ پچاس ہزار نوجوان فائدہ اٹھائیں گے۔

(ii) پروگرام کے تحت صوبے کے پڑھے لکھے بے روزگار افراد کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے آسان شرائط پر بیس ہزار Yellow Cabs مہیا کی جا رہی ہیں۔ یہ Yellow Cabs پورے پنجاب میں ڈویژنل سطح پر آبادی کے تناسب کے مطابق computerized قرعہ اندازی کے ذریعے انتہائی شفاف انداز میں مہیا کی گئیں۔ جنوبی پنجاب کو اس سکیم کے تحت خصوصی ترجیح دی گئی۔

جناب سپیکر!

18۔ حکومت پنجاب نے زراعت کے شعبے سے منسلک نوجوانوں کے لئے "گرین ٹریکٹر سکیم برائے ایگریکلچرل یوتھ" کے اجراء کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سکیم میں بیس ہزار ٹریکٹروں کی subsidized

rates پر فراہمی کے لئے 2۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔آپ کو یاد ہوگا کہ حکومت پنجاب نے دو سال قبل بھی کسان بھائیوں کو تحصیل کی سطح پر انتہائی شفاف انداز میں computerized ballot کے ذریعے گرین ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر مہیا کرنے کے لئے subsidy دی تھی۔ گرین ٹریکٹر سکیم برائے ایگریکلچرل یوتھ بھی اسی طرز پر شفافیت کے ساتھ مکمل کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

19۔ اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد جب ہماری نوجوان نسل روزگار کی تلاش میں نکلتی ہے تو تجربے کا فقدان ان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ بن کر سامنے آتا ہے۔ ان نوجوان گریجویٹس کی عملی زندگی میں کامیابی کے لئے حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں ایک جامع Internship Programme شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس پروگرام کے تحت تقریباً پچاس ہزار گریجویٹس کو چار ماہ تک مختلف سرکاری اداروں اور محکمہ جات میں ان کے تعلیمی رجحانات اور میرٹ کو سامنے رکھتے ہوئے 10ہزار روپے ماہانہ مشاہرے پر Internships offer کی جائیں گی۔اس پروگرام کے لئے حکومت آئندہ مالی سال میں ایک ارب50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

20۔ ہمارے نوجوان ذہانت اور قابلیت سے مالا مال ہیں۔ بہت سے قابل نوجوان اپنے ذہنوں میں نت نئے ideas رکھتے ہیں لیکن حکومتی سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے وہ ان ideas کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر ہیں۔ حکومت پنجاب نے ایسے ذہین نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے آئندہ مالی سال میں ایک Innovation Development Fund قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

21۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی آج کی دنیا کی ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ ہم اپنے نوجوان طالب علموں کو ان نئے رجحانات سے مکمل طور پر ہم آہنگ اور روشناس کریں لہذا مستقبل کے ان معماروں کے لئے حکومت پنجاب نے صرف اور صرف قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز تقسیم کرنے کا آغاز کیا۔ ہمارے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ حکومت

پنجاب کے دوسرے فلاحی پروگراموں کی طرح لیپ ٹاپ کی تقسیم میں بھی ہر طرح کی سیاسی، مذہبی، لسانی اور جغرافیائی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر صرف اور صرف قابلیت اور میرٹ کو بنیاد بنایا گیا۔ اس انقلاب آفرین منصوبے کے تحت چار لاکھ ذہین اور ہونہار طلباء و طالبات کو لیپ ٹاپ فراہم کئے جائیں گے جن میں سے اس مالی سال کے دوران ایک لاکھ پچیس ہزار باصلاحیت طلباء و طالبات لیپ ٹاپ حاصل کر چکے ہیں۔ میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آئندہ مالی سال میں بھی 4۔ارب روپے کی لاگت سے مزید ایک لاکھ پچیس ہزار لیپ ٹاپ تقسیم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر!

22۔ نوجوانوں میں صحت مند سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں ایک عظیم الشان Youth Sports Festival کا انعقاد کیا تھا۔ اگلے مالی سال سے اس Youth Festival کو سالانہ میلے کے طور پر منایا جائے گا جس میں کھیلوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کے لئے دوسری صحت مند غیر نصابی سرگرمیوں کا اہتمام بھی کیا جائے گا۔ دیہات اور یونین کونسل کی سطح سے شروع ہو کر ضلعی اور صوبائی سطح پر یہ مقابلے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کریں گے۔ اس سلسلے میں حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ تمام ضلعی حکومتیں بھی اپنے اپنے بجٹ میں اس مد میں علیحدہ رقوم مختص کریں گی۔

جناب سپیکر!

23۔ نوجوانوں کو روزگار کے باعزت مواقع فراہم کرنا حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ میں انتہائی مسرت سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب مختلف محکمہ جات میں تقریباً 80ہزار سے زائد اسامیوں پر بھرتیاں مکمل کرے گی۔ مسلم لیگ (ن) کی حکومت ہمیشہ کی طرح یہ بھرتیاں بھی صرف اور صرف قابلیت اور میرٹ کی بنیاد پر کرے گی۔

جناب سپیکر!

24۔ مجموعی طور پر نوجوانوں کے لئے ترتیب دیئے گئے ان مختلف پروگراموں کی کل مالیت تقریباً 15۔ارب روپے ہوگی۔

جناب سپیکر!

25۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کے ان اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا جن کا براہ راست فائدہ عوام کو پہنچتا ہے۔ مالی سال2012-13 کے بجٹ میں ان pro-poor سکیموں کے لئے34۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔اس ضمن میں چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:۔

- ان سکیموں کے تحت عام آدمی کی سہولت کے لئے آٹے کی قیمت کو مناسب سطح پر برقرار رکھنے کی غرض سے آئندہ مالی سال میں27۔ارب50کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- رمضان المبارک کے دوران عوام کو اشیائے خورد و نوش ارزاں نرخوں پر فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں4۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- رواں مالی سال کی طرح حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں بھی کرسمس کے موقع پر مسیحی بھائیوں کی سہولت کے لئے ارزاں کرسمس بازار لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔
- عوام کو پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتر سہولیات مہیا کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں2۔ارب روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- بجلی کی عدم فراہمی کے ساتھ ساتھ اس کے بڑھتے ہوئے نرخ بھی عوام کے لئے شدید پریشانیوں کا باعث ہیں لہذا خادم اعلیٰ پنجاب کی خصوصی ہدایت پر حکومت پنجاب شہری اور دیہی علاقوں میں معاشی پسماندگی کا شکار گھرانوں کے لئے ایک ارب روپے کی رقم سے سولر پینل لگانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ اس منصوبے سے تقریباً50ہزار گھرانے مستفید ہوں گے۔

جناب سپیکر!

26۔ آشیانہ ہاؤسنگ سکیموں کا قیام حکومت پنجاب کا ایک اہم انقلابی قدم ہے۔اس منصوبے نے غریب اور معاشی طور پر پسے ہوئے طبقے کو جس طرح اپنے گھر جیسی بنیادی ضروریات کو مہیا کیا وہ ہر لحاظ سے قابل ستائش اور لائق تحسین ہے۔اس سکیم کے تحت گھروں کی الاٹمنٹ کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا گیا ہے کہ یہ گھر صرف ان لوگوں کو ملیں جو ان کے 100 فیصد حقدار ہیں۔آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کے تحت ابتدائی طور پر صوبے کے پانچ اضلاع میں کم لاگت والے معیاری گھروں کی تعمیر کے منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔اس منصوبے کے تحت آئندہ مالی سال میں پنجاب کے مختلف اضلاع میں 2۔ارب روپے کی لاگت سے چار نئی آشیانہ ہاؤسنگ سکیمیں قائم کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!

27۔ عوام کی کثیر تعداد اپنے روزمرہ معمولات زندگی کے لئے مکمل طور پر پبلک ٹرانسپورٹ سسٹم پر انحصار کرتی ہے تاہم کمیاب اور غیر معیاری پبلک ٹرانسپورٹ عوام کے لئے باعث اذیت بن چکی تھی۔ ایک معاہدے کے تحت حکومت پنجاب نے چین سے575ائر کنڈیشنڈ CNG بسیں درآمد کرنے کا منصوبہ ترتیب دیا ہے۔350 بسیں پنجاب پہنچ چکی ہیں اور لاہور اور فیصل آباد میں اپنے آپریشن کا آغاز کر چکی ہیں۔ انشاءاللہ اسی ماہ یہ بسیں پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں اپنے آپریشن کا آغاز کریں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں1200 نئی بسیں پنجاب کے اربن ٹرانسپورٹ سسٹم میں متعارف کرائے گی۔ میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت پنجاب کی ٹرانسپورٹ پالیسی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے بین الاقوامی کمپنیاں بھی اربن ٹرانسپورٹ سسٹم میں سرمایہ کاری کی خواہاں ہیں۔ میں نہایت مسرت کے ساتھ اعلان کر رہا ہوں کہ برادر اسلامی ملک ترکی کے تعاون سے صوبائی دارالحکومت میں ایک جدید اور State of the Art میٹرو بس سروس کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ اس کا دائرہ کار جلد ہی پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک پھیلا دیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال 2012-13 کے میزانیہ میں میٹرو بس سسٹم کے لئے 11۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جس سے یہ سکیم مکمل کی جا سکے گی اور باقاعدہ سروس کا آغاز کر دیا جائے گا۔ یہ پاکستان میں Urban Mass Transit کا پہلا منصوبہ ہے اور اس منصوبے کا آغاز کرنا بجا طور پر ہماری حکومت کے لئے باعث اعزاز ہے۔

جناب سپیکر!

28۔ میں اس معزز ایوان کی طرف سے خاص طور پر میئر برادر اسلامی ملک ترکی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ جنہوں نے میٹرو بس سروس کے لئے تکنیکی معاونت فراہم کی۔ مزید برآں میئر استنبول عزت مآب قادر توپ باش کی جانب سے جو100 بسوں کا تحفہ پنجاب کے عوام کو دیا جا رہا ہے میں اس کا بھی خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر!

29۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ ملکی ترقی محنت کشوں کی مرہون منت ہوتی ہے۔ خادم اعلیٰ پنجاب نے مزدوروں کے لئے کم سے کم ماہانہ اجرت9000 روپے مقرر کر دی ہے۔ یاد رہے

کہ وفاقی حکومت نے مزدور کی ماہانہ اجرت8000روپے مقرر کرنے کا اعلان کیا تھا۔اس کے ساتھ ساتھ مزدور بھائیوں کے لئے لاہور میں مخصوص1296رہائشی فلیٹس، بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ ہائر سیکنڈری سکولز اور کمیونٹی سنٹر کا قیام عمل میں لایا گیا۔اسی طرح مزدور بھائیوں کے لئے مظفر گڑھ میں303رہائشی مکانات کی تعمیر کی گئی اور آئندہ مالی سال 2012-13میں اس کی توسیع کا منصوبہ بھی ہے۔مزید برآں آئندہ مالی سال میں سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور ملتان میں مزدور بھائیوں کے لئے2000سے زائد رہائشی یونٹس کا بھی آغاز کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

30۔ رواں مالی سال میں عوام کی سہولت کے لئے حکومت پنجاب نے11اضلاع میں سستے ماڈل بازار قائم کئے جہاں روزمرہ استعمال کی اشیاء ارزاں نرخوں پر عوام کے لئے دستیاب ہیں۔ان بازاروں میں کسان براہ راست اپنی پیداوار لے کر آتا ہے اور اس طرح آڑھتی کی منافع خوری سے عوام محفوظ رہتے ہیں۔حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں اس مقصد کے لئے44کروڑ70لاکھ روپے خرچ کئے ہیں۔ان ماڈل بازاروں کی افادیت کے پیش نظر حکومت پنجاب آئندہ مالی سال میں50کروڑ روپے کی لاگت سے اس کے دائرہ کار میں توسیع کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

31۔ ہماری حکومت نےpro-poor initiativesکو دیہات میں بسنے والی آبادی تک بھی پہنچایا ہے۔میں اس سلسلے میں کئے گئے اقدامات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:

- 2003کے بعد پنجاب میں عارضی کاشت سکیم کے تحت الاٹیوں کو توسیع کی سہولت سے محروم کر دیا گیا تھا۔ہماری حکومت نے مالی سال2010-11میں اس سکیم میں2012تک توسیع کر دی تھی۔ہمارے اس اقدام سے تقریباً24,000بے زمین کاشت کار اور چھوٹے زمیندار فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
- ہم نے مالی سال2010-11میں ممنوعہ زون اور چراگاہ میں دو سالہ عارضی کاشت سکیم متعارف کرائی تھی۔اس مقصد کے لئے تقریباً ایک لاکھ ایکڑ سرکاری اراضی کی نشاندہی کی گئی تھی اور ایک شفاف نظام کے تحت5281کاشتکاروں کو ساڑھے بارہ ایکڑ تک الاٹمنٹ کر دی گئی ہے۔

- ہماری حکومت پانچ سالہ عارضی کاشت سکیم جس میں ساڑھے بارہ ایکڑ تک سرکاری اراضی، جو ممنوعہ زون اور چراگاہ سے باہر ہے، مقامی بے زمین اور چار ایکڑ سے کم زمین کے مالکان کو الاٹ کر رہی ہے۔ اس سکیم سے مزید6000 خاندان فائدہ اٹھائیں گے۔
- میں اس معزز ایوان میں ایک دفعہ دوبارہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ جناح آبادی جیسی انقلابی سکیم پہلی مرتبہ میاں محمد نواز شریف نے اپنی وزارت اعلیٰ کے پہلے دور میں پنجاب میں متعارف کروائی۔ ہماری حکومت نے مالی سال 2010-11 میں جناح آبادی سکیم کا از سر نو آغاز کیا۔ اس سکیم کے تحت بے گھر، بے زمین اور چھ ہزار روپے تک ماہانہ آمدنی رکھنے والے غریب لوگوں کو پانچ مرلہ پلاٹ مفت فراہم کئے جا رہے ہیں۔ فیز۔I میں اب تک 58 ہزار خاندانوں کو شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے مفت الاٹمنٹ کی جا چکی ہے۔ اسی سکیم کے فیز۔II میں ایک لاکھ 15 ہزار سے زائد پلاٹ جائز حقداران میں تقسیم کئے جائیں گے۔
- ان غریب دوست اقدامات کے سلسلے کی ایک اور کڑی کچی آبادی ایکٹ کا دائرہ کار دیہی آبادی تک وسیع کرنا بھی ہے۔ یہ معزز ایوان بخوبی آگاہ ہے کہ کچی آبادی ایکٹ کے تحت صرف شہری علاقوں میں قائم کچی آبادیوں کو regularize کیا جاتا تھا۔ اب دیہی علاقوں میں قائم کچی آبادیوں کے مکین بھی مالکانہ حقوق کے حقدار بن سکیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق حکومت کے اس اقدام سے تقریباً2 لاکھ 31 ہزار گھرانے استفادہ کر سکیں گے۔

جناب سپیکر!

32۔ سرکاری اراضی پر قابض افراد اور قبضہ گروپوں کے خلاف ایک بھرپور مہم کا آغاز کیا جا چکا ہے۔ اس کے نتیجہ میں اب تک 61 ہزار ایکڑ سرکاری اراضی کو واگزار کرایا جا چکا ہے جس کی مالیت ایک محتاط اندازے کے مطابق 40۔ ارب روپے ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں اس سطح پر سرکاری زمینوں کو واگزار کرانے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

33۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد اپنی جن ترجیحات کا ذکر کیا تھا ان میں تعلیم کا فروغ سر فہرست تھا۔ میں اس ایوان کے سامنے حکومت پنجاب کے اس عزم کا اعادہ کرتا ہوں کہ پنجاب میں بسنے والا کوئی باصلاحیت اور ہونہار طالب علم محض وسائل کی کمی کی وجہ سے اعلیٰ اور معیاری تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ ہم نے اس مقصد کے لئے Punjab Educational Endowment Fund قائم کیا۔ اس فنڈ میں اب تک 8۔ ارب روپے کی خطیر رقم فراہم

کی جا چکی ہے۔ آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے مزید 2۔ارب روپے فراہم کرکے طے کردہ 10۔ارب روپے کے فنڈز کے ہدف کو حاصل کر لیا جائے گا۔ آئندہ مالی سال میں اس سہولت سے فائدہ اٹھانے والے طلباء کی تعداد 50 ہزار تک پہنچ جائے گی۔ ان میں سے بہت سارے طالبعلم FAST, LUMS اور NUST جیسے اداروں میں بھی حکومت کے اخراجات پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

34۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے قیام سے پرائیویٹ سیکٹر کو تعلیم کے میدان میں حکومت کے شانہ بشانہ معیاری خدمات سرانجام دینے میں معاونت کی جاتی ہے۔ اس وقت صوبے کے ہزاروں پرائیویٹ سکولوں میں 11لاکھ سے زیادہ بچے سرکاری خرچ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 6۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

35۔ دانش سکولوں کا قیام حکومت پنجاب کے اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے وعدے کی تکمیل کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ دانش سکولوں کا قیام خادم اعلیٰ پنجاب کے اس جذبے اور وژن کی عکاسی کرتا ہے جس میں معاشی و سماجی ناہمواریوں میں گھرے ہوئے لیکن قابل، محنتی اور ذہین طلباء کو اعلیٰ اور معیاری تعلیم کے مواقع فراہم کئے جانے ہیں۔ حکومت پنجاب اب تک 6 دانش سکولز قائم کر چکی ہے جبکہ مزید 8دانش سکولز تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں اور اگست 2012 تک مکمل کر لئے جائیں گے۔ آئندہ مالی سال میں وہاڑی، لیہ، لودھراں اور بھکر کے اضلاع میں 8 دانش سکولز قائم کئے جائیں گے اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 2۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

36۔ حکومت پنجاب کی تعلیمی پالیسی آئین پاکستان، Millennium Development Goals Education for All کے بین الاقوامی declaration کے عین مطابق ترتیب دی گئی ہے۔ ان commitments کے تحت سکول جانے کی عمر کے ہر بچے کو تعلیم

تک رسائی مہیا کی جائے گی۔ حکومت پنجاب کی کاوشوں کے نتیجے میں 100 فیصد انرولمنٹ جیسے ہدف کو حاصل کرنے کی حکمت عملی کامیاب ہو رہی ہے اور ابھی تک ہم 85 فیصد انرولمنٹ تک پہنچ چکے ہیں۔ اپریل 2011 سے خادم اعلیٰ پنجاب کے چیف منسٹر ریفارم روڈ میپ کے مطابق طلباء اور اساتذہ کی حاضری اور missing facilities کی دستیابی، جو کہ اس پروگرام کے اہم جزو ہیں، کو یقینی بنانے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر!

37۔ مالی سال 12-2011 میں صوبہ پنجاب میں مہیا کی جانے والی ٹیکنیکل اور ووکیشنل ٹریننگ کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بنانے کے لئے بیشتر اقدامات کا آغاز کیا گیا ہے۔ یہ اقدامات آئندہ مالی سال 13-2012 میں بھی جاری رکھے جائیں گے اور اس مقصد کے لئے پنجاب TEVTA کے ترقیاتی بجٹ کے لئے ایک ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

38۔ حکومت پنجاب نے رواں مالی سال میں تقریباً ایک ارب 90 کروڑ روپے سے زائد کی لاگت سے سرکاری سکولوں کو ماڈل سکولوں میں تبدیل کیا۔ اسی طرح ایک اور اہم منصوبہ ہر ضلع میں ایک بوائز اور ایک گرلز سکول کو Centre of Excellence میں تبدیل کرنا ہے۔ مختلف اضلاع میں سرکاری سکولوں کو Centres of Excellence کا درجہ دے دیا گیا ہے اور ان میں ترقیاتی کام تیزی سے جاری ہے۔ ان ماڈل سکولوں اور Centres of Excellence میں اعلیٰ اور معیاری تعلیم و تربیت کے لئے تمام انفراسٹرکچر کی فراہمی کو یقینی بنایا جارہا ہے۔ اگلے مالی سال میں طلباء و طالبات کے وہ ہائی سکول جن میں طالب علموں کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے ان کو بھی ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت ماڈل سکولوں کا درجہ دیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

39۔ حکومت پنجاب دانش سکولوں، ماڈل سکولوں اور Centres of Excellence کے ذریعے معاشی طور پر پسماندہ طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کے لئے اعلیٰ اور معیاری تعلیم کو یقینی بنا

رہی ہے۔اس مقصد کو آگے بڑھاتے ہوئے میں خادم اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر، یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ مالی سال سے تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی ادارے بشمول پرائیویٹ سکولوں، کالجوں و پروفیشنل کالجوں اور یونیورسٹیاں، جو پانچ ہزار یا اس سے زیادہ ماہانہ فیس وصول کرتے ہیں، اپنے طلبہ کی کل تعداد کی 10 فیصد نشستیں غریب طبقے سے تعلق رکھنے والے طالب علموں کے لئے مخصوص کریں گے اور ان طالبعلموں کے تمام تعلیمی اخراجات بشمول ٹیوشن فیس بھی یہی ادارے خود برداشت کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

حکومت پنجاب اس امر کو یقینی بنائے گی کہ غریب بچوں کو میرٹ کی بنیاد پر ان اداروں میں داخلہ ملے۔ میں یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ معاشرے کے یہ Elite تعلیمی ادارے اپنی سماجی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے حکومت پنجاب کے اس فیصلے کا خیر مقدم کریں گے۔ حکومت پنجاب کے اس اہم فیصلے سے ہزاروں غریب طالب علم فائدہ اٹھائیں گے۔اس سلسلے میں مفصل پالیسی کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!

40۔ حکومت پنجاب نے اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے گزشتہ تین سالوں میں صرف اور صرف میرٹ کی بنیاد پر تقریباً 70 ہزار اسامیوں پر تعیناتیاں کیں جن میں سے تقریباً 31 ہزار اسامیوں کا تعلق سائنس اور ریاضی کے مضامین سے تھا۔آئندہ مالی سال میں انہی مضامین میں مزید 16 ہزار سے زائد اسامیوں پر میرٹ اور قابلیت کی بنیاد پر اساتذہ کرام کی تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب سپیکر!

41۔ رواں مالی سال 2011-12 میں مجموعی طور پر حکومت پنجاب نے ضلعی حکومتوں سمیت تعلیم کے شعبے پر تقریباً 172۔ارب روپے کی رقم صرف کی ہے۔آئندہ مالی سال میں حکومت پنجاب اور ضلعی حکومتیں تعلیم کے شعبے پر تقریباً 195۔ارب روپے خرچ کریں گی۔ تعلیم کے شعبے کے لئے چیدہ چیدہ ترقیاتی منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

- پرائمری اور مڈل سکولوں میں missing facilities کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے 4۔ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- طالبات کے مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کر کے ہائی سکول بنانے کے منصوبے کے لئے 52 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے۔

- شعبہ تعلیم میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے20کروڑروپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔
- ٹیکنیکل یونیورسٹی سیالکوٹ، نالج سٹی رکھ ڈیرہ چاہل اور نالج پارک مرید کے قیام کے لئے ابتدائی منصوبہ بندی مکمل کی جارہی ہے۔
- لاہور میں ایک جدید اور سٹیٹ آف دی آرٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی کے قیام کے لئے کام کا آغاز کر دیا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں ایک ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔ یہ پاکستان میں اپنی نوعیت کی پہلی یونیورسٹی ہوگی جو کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے شعبے میں اس ملک کے نوجوانوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرے گی۔ میں یہاں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ستمبر 2012 سے عارضی طور پر ارفع کریم آئی ٹی ٹاور میں اس یونیورسٹی کی باقاعدہ کلاسز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ انسٹھ نئے کالجوں کی تعمیر کا کام آئندہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر!

42- تعلیم کی طرح صحت بھی حکومت کی اوّلین ترجیحات میں شامل ہے۔ رواں مالی سال میں حکومت پنجاب اور ضلعی حکومتوں نے صحت کے شعبے پر تقریباً72۔ارب روپے سے زائد رقم صرف کی ہے۔ آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبے میں مجموعی طور پر تقریباً84۔ارب روپے صرف کئے جائیں گے۔

- رواں مالی سال میں حکومت پنجاب نے نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کے سروس سٹرکچر کو بہتر بنایا۔ اس کے ساتھ ساتھ گریڈ17 سے گریڈ20 تک تعینات ڈاکٹرز کو ہیلتھ پروفیشنل الاؤنس دیا گیا اور کنٹریکٹ پر تعینات ڈاکٹرز اور نرسز کو regularize کیا گیا۔ نرسز کو خصوصی الاؤنس دیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ شعبہ صحت سے وابستہ یہ پروفیشنل سٹاف اپنی ذمہ داریاں اور فرائض منصبی پوری تندہی سے ادا کرے گا۔
- گزشتہ چار برسوں کی طرح صوبے کے سرکاری ہسپتالوں میں مفت ادویات کی فراہمی کے لئے آئندہ مالی سال میں تقریباً5۔ ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- اسی طرح مفت Dialysis کی سہولت فراہم کرنے کے لئے30 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- دیہی علاقوں میں ایک فعال ایمبولینس سروس مہیا کرنے کے لئے50 کروڑ روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔
- آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال پنجاب اور بالخصوص لاہور ڈینگی کے شدید حملے کا شکار ہوا۔ حکومت پنجاب نے اس ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے فوری اقدامات کئے اور اس مقصد کے لئے ایک ارب روپے سے زائد رقم صرف کی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس مشکل امتحان سے سرخرو کیا۔ آئندہ کسی بھی ایسی آفت سے نمٹنے کے لئے ان تمام اقدامات کو institutionalize کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!

43۔ صحت کے لئے آئندہ مالی سال13-2012 کے ترقیاتی پروگرام میں مجموعی طور پر 16۔ارب 50کروڑ روپے کی رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ صحت کے شعبہ میں Millennium Development Goals کے حصول کے لئے 5۔ارب 50کروڑ روپے رقم مختص کی جارہی ہے۔اس کے علاوہ صحت کے شعبہ میں چیدہ چیدہ منصوبہ جات درج ذیل ہیں:

- 2۔ارب 90کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جانے والا راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی آئندہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔
- اسی طرح 2۔ارب 54کروڑ روپے کی لاگت سے بہاولپور میں 410بستروں پر مشتمل سول ہسپتال کا منصوبہ آئندہ مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)
- 3۔ارب 27کروڑ روپے کی لاگت سے ساہیوال، سیالکوٹ، گوجرانوالہ اور ڈی جی خان میں چار نئے میڈیکل کالجوں کی عمارتیں تعمیر کرنے کا منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان میڈیکل کالجوں میں کلاسز کا اجراء پہلے ہی ہو چکا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ 2۔ارب روپے کی لاگت سے ان چار اضلاع میں قائم ڈی ایچ کیو ہسپتال کو مرحلہ وار اپ گریڈ کر کے ٹیچنگ ہسپتال بنایا جارہا ہے۔

اسی طرح لاہور میں امیر الدین میڈیکل کالج بھی قائم کیا جارہا ہے جو کہ لاہور جنرل ہسپتال کے ساتھ وابستہ ہوگا۔ اس میڈیکل کالج میں یکم جنوری 2013 سے کلاسز کا باقاعدہ اجراء کر دیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

16کروڑ روپے کی لاگت سے شیخ زید ہسپتال لاہور میں جگر کی پیوند کاری کے شعبے میں توسیع کی جارہی ہے۔

راولپنڈی میں 3۔ارب روپے کی لاگت کے منصوبے Institute of Urology and Transplant بھی آئندہ مالی سال میں تعمیراتی کام کا آغاز کیا جائے گا۔

آئندہ مالی سال میں فیصل آباد اور ملتان میں Burn Units کے قیام کا منصوبہ مکمل کر لیا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

44۔ حکومت پنجاب نے انفراسٹرکچر کی ترقی پر خصوصی توجہ دی ہے۔اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے 62۔ارب 90کروڑ روپے کی رقم مختص کی جارہی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ان منصوبوں میں سے شاہراہوں کے کچھ منصوبوں کا خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جو اگلے مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے۔

- ملتان شہر میں چونگی نمبر 9 سے بہاولپور بائی پاس تک سڑک
- بہاولپور یزمان روڈ کی توسیع
- مظفرگڑھ جنوبی بائی پاس کی تعمیر
- بہاولنگر سے منچن آباد تک سڑک
- رنگ پور سے تونسہ موڑ سڑک براستہ چوک منڈا اور دائرہ دین پناہ
- گوگیرہ نور شاہ سے ساہیوال تک سڑک کی توسیع
- راولپنڈی میں مریڑ چوک انڈر پاس کی توسیع
- پشاور روڈ راولپنڈی پر پیرودھائی کے مقام پر فلائی اوور کی تکمیل
- جی ٹی روڈ گوجرانوالہ پر فلائی اوور کا منصوبہ
- گوجرانوالہ ڈسکہ روڈ
- تحصیل حضرو ضلع اٹک سے موٹروے تک سڑک کی توسیع کا کام
- ایمن آباد سیالکوٹ روڈ کی توسیع کا کام
- گٹ والا سے فیصل آباد تک کینال روڈ کی توسیع

اس کے علاوہ اٹک اور میانوالی کے درمیان ایک ارب 20کروڑ روپے کی لاگت سے دریائے سون پر پل، فیصل آباد میں عبداللہ پور انڈر پاس اور ایک ارب 20کروڑ روپے کی لاگت سے ساہیوال کے نزدیک قطب شاہانہ پل کے منصوبوں پر آئندہ مالی سال میں کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔قطب شاہانہ پل کی تعمیر سے اوکاڑہ اور ساہیوال سے فیصل آباد اور جھنگ جانے والے مسافروں کے لئے فاصلہ تقریباً 40 کلومیٹر کم ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

45۔ انفراسٹرکچر کی ترقی کے سلسلے میں حکومت پنجاب کا ایک اور اہم قدم رواں مالی سال میں رحیم یار خان، وہاڑی اور بھلوال میں جدید اور تمام سہولیات سے آراستہ انڈسٹریل اسٹیٹس

قائم کرنے کا منصوبہ ہے اور اس مقصد کے لئے ابتدائی پلاننگ مکمل کرنے کے بعد تعمیراتی کام کا آغاز ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر!

46۔ حکومت پنجاب مقامی سطح پر ترقیاتی پروگراموں کی نشاندہی اور عملدرآمد پر یقین رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے آئندہ مالی سال13-2012 کے میزانیہ میں31۔ارب90کروڑروپے کی خطیر رقم ضلعی منصوبوں پر عملدرآمد کے لئے تجویز کی جارہی ہے۔ میں وضاحت کرتا چلوں کہ یہ فنڈزPFC Normal ڈویلپمنٹ پروگرام کے لئے مختص کردہ12۔ارب روپے کے علاوہ ہیں۔ مقامی ترقیاتی سکیموں میں دیہی علاقوں میں رابطہ سڑکیں، تعلیمی اداروں میں missing facilities کی فراہمی اور نکاسی آب اور دیگر بنیادی سہولتوں کے منصوبے شامل ہیں۔ان سکیموں کی نشاندہی ضلع کی سطح پر کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

47۔ جناب سپیکر!اب میں اس معزز ایوان کے سامنے زراعت کے شعبے کی ترقی کے لئے کئے گئے اقدامات کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ میں گرین ٹریکٹر سکیم برائے ایگریکلچر یوتھ کا اعلان پہلے ہی کر چکا ہوں۔زراعت کا دارومدار ذرائع آبپاشی پر ہے۔آئندہ مالی سال میں آن فارم واٹر مینجمنٹ کے بہت سے منصوبہ جات عمل میں لائے جائیں گے۔ڈرپ اور سپر نکلر اریگیشن ٹیکنالوجی کا فروغ بھی اسی منصوبے کا ایک اہم حصہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ لیزر یونٹس کی رعایتی نرخوں پر کاشتکاروں کو فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔یہ ذیلی منصوبے ایک بڑے منصوبے Punjab Irrigated Agricultural Improvement Programme کا حصہ ہیں جس کی پانچ سالہ لاگت35۔ارب روپے سے زائد ہے۔آئندہ مالی سال میں اس منصوبے کے لئے3۔ارب41کروڑروپے سے زائد فنڈ مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

48۔ آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائے بغیر زرعی خودکفالت کا تصور ممکن نہیں۔حالیہ سیلابوں میں ہمارے نہری نظام کو شدید نقصان پہنچا۔ہماری یہ کوشش ہے کہ اس میں ہر ممکن بہتری اور توسیع کریں۔مجموعی طور پر اریگیشن سیکٹر میں جاری مختلف میگا پراجیکٹ کی کل لاگت 84۔ارب روپے سے زائد ہے ۔اگلے مالی سال میں 28۔ارب روپے کی لاگت کے نئے

منصوبوں پر کام کا آغاز کیا جائے۔ جناح بیراج کی بحالی کے منصوبے پر عالمی بنک کے مالی تعاون سے 12۔ارب روپے لاگت کے منصوبے پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ نئے خانکی بیراج کی تعمیر پر 23۔ارب 44کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ جس پر ایشیائی ترقیاتی بنک کی مالی معاونت سے رواں مالی سال کے دوران عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔اسی طرح بہاولپور میں نہری پانی کی فراہمی کو بڑھانے کے لئے ایک ارب 50کروڑ روپے کی لاگت سے Remodeling of SMB Link Canal and Mailsi Syphon کا منصوبہ بھی شامل ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

49۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر صوبے کے بارانی علاقوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ اس سلسلے میں پوٹھوہار کے علاقے میں 12ڈیموں پر کام ہو رہا ہے۔ جن کا تخمینہ لاگت 7۔ارب 76 کروڑ روپے ہے۔ان میں سے 11 ڈیم جون 2012 تک مکمل ہو جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

مالی سال 12-2011 میں تین نئے ڈیموں جن کا تخمینہ لاگت ایک ارب 87کروڑ روپے ہے، پر کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں حکومت پنجاب نے اس سال نئے mini dams کی تعمیر کے لئے 10کروڑ روپے مختص کئے ہیں۔آئندہ مالی سال 13-2012 میں محکمہ آبپاشی کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 11۔ارب 25کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

50۔ گندم کو محفوظ طریقے سے ذخیرہ کرنے کے لئے حکومت نے ایک طرف تو اپنے ترقیاتی پروگرام میں پارٹنرشپ کے تحت پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر silos بنانے کا ایک جامع منصوبہ بھی ترتیب دیا ہے۔ یہ جدید گودام بھی پاکستان میں اپنی طرز کا پہلا منصوبہ ہیں۔اس منصوبے کی تکمیل سے گندم 100فیصد محفوظ رہے گی۔

جناب سپیکر!

51۔ جنوبی پنجاب پچھلی حکومت کے غیر منصفانہ روّیہ کی وجہ سے ترقی کی منازل طے نہیں کر سکا تھا۔ گزشتہ چار سال کا ریکارڈ گواہ ہے کہ ہم نے جنوبی پنجاب کے اضلاع کی ترقی کے لئے

خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ ہم نے جنوبی پنجاب کے لئے مختص کردہ فنڈز کو ان کی آبادی کے تناسب سے زیادہ رکھنے کی روایت کا آغاز کیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)
ہماری انہی پالیسیوں کے ثمرات ہیں کہ آج جنوبی پنجاب تعمیر و ترقی کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔آئندہ مالی سال 13-2012 کے ترقیاتی بجٹ میں جنوبی پنجاب کے منصوبوں کے لئے تقریباً80۔ارب روپے مختص کرنے کی تجویز ہے جو کہ کل ترقیاتی بجٹ کا32فیصد ہے۔ میں یہاں جنوبی پنجاب کے لئے شروع کئے گئے دو بڑے منصوبوں کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب ترقیاتی پروگرام(SPDP)کے نام سے اس علاقے کی ترقی کے لئے ایک خصوصی اور جامع پروگرام شروع کیا ہے جس کے تحت اگلے مالی سال میں 10۔ارب 50 کروڑ روپے مختص کرنے کی تجویز ہے۔اس کے علاوہ جنوبی پنجاب میں skills development کے لئے حکومت پنجاب نے DFID کے ساتھ مل کر Punjab Skill Development Fund قائم کیا ہے۔آئندہ مالی سال میں اس فنڈ کے لئے 2۔ارب 20 کروڑ روپے کی خطیر رقم مہیا کی جارہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت پنجاب کے ان اقدامات سے جنوبی پنجاب کی تعمیر و ترقی کا سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

52۔ حکومت پنجاب خواتین کی ترقی کو بہت اہمیت دیتی ہے اور اس ضمن میں ترکی اور ملائیشیا کی مثالیں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔اگلے مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے تقریباً14۔ارب روپے کے منصوبے مختلف شعبہ جات میں تجویز کئے جا رہے ہیں۔ چیدہ چیدہ اقدامات درج ذیل ہیں:

سرکاری ملازمتوں میں خواتین کے لئے 15 فیصد کوٹا مخصوص کر دیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ جھوٹ کم بولیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"قدم بڑھاؤ شہباز شریف ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

MR SPEAKER: Order please, order please.

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): آئندہ مالی سال میں فیصل آباد، سیالکوٹ، ملتان اور بہاولپور میں خواتین یونیورسٹیوں کی نئی عمارتوں پر کام شروع کیا جائے گا۔

حکومت پنجاب نے خواتین کے وراثت کے حقوق کو تحفظ دینے کے لئے قانون تیار کر لیا ہے جس کے نتیجے میں خواتین اپنے جائز حقوق سے محروم نہ کی جا سکیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

خواتین کے لئے صحت کے شعبے میں مدر اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر کے حوالے سے حکومت پنجاب 4۔ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"شہباز شریف، زندہ باد" کی نعرہ بازی)

50 کروڑ روپے کی لاگت سے خواتین کی ترقی کے لئے ایک وومن ڈویلپمنٹ فنڈ قائم کیا جائے گا۔

اسی طرح ملازمت پیشہ خواتین کی سہولت کے لئے حکومت پنجاب 10 کروڑ روپے کی لاگت سے ڈے کیئر سنٹرز قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

ایک ارب روپے کی لاگت سے خواتین کے تمام کالجوں میں بسیں فراہم کی جائیں گی۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"قدم بڑھاؤ شہباز شریف ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی نعرہ بازی)

25 کروڑ روپے کی لاگت سے تحصیل کی سطح پر ورکنگ وومن ہاسٹل قائم کئے جائیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

53۔ حکومت پنجاب Criminal Justice System کی بہتری کے لئے کوشاں ہے۔اس سلسلے میں عدلیہ اور پولیس کو یکساں طور پر مضبوط اور مؤثر بنایا جا رہا ہے۔عوام کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے پولیس کی استعدادِ کار میں مسلسل اضافہ کیا جا رہا ہے۔حکومت پنجاب کی یہ کاوش ہے کہ روایتی تھانہ کلچر کو ختم کیا جائے۔اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے 60 کروڑ روپے کی لاگت سے 100 ماڈل پولیس سٹیشن قائم کئے ہیں۔اس منصوبے کا بنیادی مقصد ایک طرف تو پولیس اہلکاروں کو ایک بہتر اور خوشگوار ماحول فراہم کرنا تھا تو دوسری طرف عوام کے ذہنوں میں قائم روایتی پولیس سٹیشن کے نقش کو بدلنا تھا۔

اس منصوبے کی افادیت کے پیش نظر مستقبل میں پنجاب کے تمام تھانوں کو مرحلہ وار ماڈل تھانوں میں تبدیل کر دیا جائے گا۔حکومت پنجاب نےCounter Terrorism Department کے اہلکاروں کی برادر اسلامی ملک ترکی کے اشتراک سے خصوصی تربیت کا بھی اہتمام کیا۔

جناب سپیکر!

54۔ Criminal Justice System میں investigation کو بہت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔حکومت پنجاب نے ایک جدت آمیز منصوبے کے تحت 3۔ارب روپے کی لاگت سے Forensic Science Laboratoryقائم کر دی ہے جو investigation کے شعبہ میں انقلابی تبدیلی کا پیش خیمہ ہے۔یہاں میں امن عامہ کے حوالے سے تشکیل دیئے گئے ایک اور اہم منصوبےITSکا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔اندازاً2۔ارب روپے سے زائد کی لاگت کے اس منصوبے کے تحت پولیس Close Circuit Cameras کی مدد سے امن وامان کی صورتحال پر کڑی نظر رکھ سکے گی اور اپنےsurveillanceاورvigilance کے نظام کو بہتر اور مؤثر بنا سکے گی۔

جناب سپیکر!

55۔ پنجاب کی بڑھتی ہوئی آبادی میں امن وامان کو بحال رکھنے کے لئے آئندہ مالی سال میں پولیس میں10,000 نئی بھرتیاں کی جائیں گی۔یہ بھرتیاں مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی روایت کے مطابق صرف اور صرف میرٹ پر ہوں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

56۔ حکومت پنجاب آزاد اور خود مختار عدلیہ کے استحکام کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کرتی رہے گی۔اس سلسلے میں حکومت پنجاب آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں عدالتوں کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ایک ارب50کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کرنے کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ فوری اور سستے انصاف کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے حکومت پنجاب اضافی عدالتوں کے قیام کے لئے ایک ارب روپے کی رقم مختص کر رہی ہے۔

جناب سپیکر!

57- اقلیتیں پنجاب میں رہنے والی آبادی کا 3 فیصد ہیں۔ حکومت پنجاب نے اقلیتی برادری کے لئے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں مجموعی طور پر 32 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ اقلیتی برادری کے لئے کئے گئے چیدہ چیدہ اقدامات میں Minority Development Fund، اقلیتی طلبہ کے لئے تعلیمی وظائف، کرسمس کے موقع پر مسیحی برادری کے لئے تحائف اور اقلیتوں کو فنی تربیت فراہم کرنے کے لئے TEVTA میں خصوصی انتظامات شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

58- میں اس معزز ایوان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومت نے بنک آف پنجاب کو دیوالیہ کرنے میں کسر نہ چھوڑی تھی۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران مسلم لیگ (ق) کی جانب سے "جھوٹ، جھوٹ" کی نعرہ بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے "شیر، شیر" کی نعرہ بازی)

ہم نے فنانشل مینجمنٹ کے بہترین اصولوں پر عمل کرتے ہوئے بنک آف پنجاب پر گزشتہ دور کے حکمرانوں کی 75۔ارب روپے کی ڈاکازنی کے اثرات کو زائل کر کے اسے اپنے پیروں پر کھڑا کیا۔ آج بہت برسوں کے بعد بنک آف پنجاب اپنے کھاتہ داروں کے لئے منافع کا اعلان کرنے کے قابل ہو چکا ہے۔ حقیقتاً یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ میں یہاں یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ حکومت پنجاب کی مالی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستحکم ہے۔ ہم نے نہ صرف پچھلے مالی سال کا اختتام Positive Cash Balance پر کیا تھا بلکہ اس مالی سال کا اختتام بھی انشاءاللہ مزید بہتر Cash Balance کے ساتھ متوقع ہے۔

جناب سپیکر!

59- صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کا کوئی پروگرام مالیاتی وسائل اور ذرائع آمدن میں اضافے کے بغیر پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ بے پناہ مالی دباؤ کے باوجود ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان مطلوبہ وسائل کے حصول کے لئے ہم غریب اور متوسط طبقے پر کسی قسم کا کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

60- اب میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے چیدہ چیدہ تخمینہ جات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مالی سال 13-2012 میں اخراجات کا کل تخمینہ 782-ارب 85 کروڑ 98 لاکھ 71 ہزار روپے ہے۔مالی سال 13-2012 میں 250-ارب روپے کا ایک ریکارڈ ترقیاتی بجٹ پیش کیا جارہا ہے جو کہ رواں مالی سال کے تخمینہ جات کے مقابلے میں 13.6 فیصد زیادہ ہے۔یہ ترقیاتی بجٹ کل صوبائی میزانیہ کا تقریباً 32 فیصد ہے۔ پچھلے تین سالوں میں inflation میں مسلسل اضافے اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود یہ ریکارڈ ترقیاتی بجٹ مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے پختہ عزم کا اعادہ کرتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

61- اب میں اس معزز ایوان کے سامنے 250-ارب روپے کے ریکارڈ ترقیاتی بجٹ کی Sectoral Allocations کا ذکر کرنا چاہوں گا۔آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں:

- سوشل سیکٹر کے لئے 86-ارب 46 کروڑ روپے
- انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لئے 62-ارب 90 کروڑ روپے
- سپیشل پروگراموں کے لئے 35-ارب 50 کروڑ روپے
- پیداواری سیکٹر کے لئے 8-ارب 61 کروڑ روپے
- سروسز سیکٹر کے لئے 11-ارب 10 کروڑ روپے
- ماحولیات، ثقافت، اوقاف اور ہیومن رائٹس وغیرہ کے لئے 5-ارب 42 کروڑ روپے
- متفرق ترقیاتی پروگراموں کے لئے 40-ارب روپے شامل ہیں۔

جناب سپیکر!

62- اب میں آئندہ مالی سال کے محصولات کی تفصیل بیان کرنا چاہوں گا General Revenue Receipt کا تخمینہ 780-ارب 67 کروڑ روپے ہے۔قابل تقسیم محاصل سے پنجاب کے حصے کا تخمینہ 650-ارب 5 کروڑ روپے ہے۔صوبائی محصولات بشمول ٹیکس و نان ٹیکس ریونیو کی مد میں 131-ارب 40 کروڑ روپے موصول ہونے کی امید ہے۔آئندہ مالی سال میں ٹیکس ریونیو کی مد میں اضافہ رواں مالی سال کے نظر ثانی شدہ تخمینہ جات کے مقابلے میں 17 فیصد زائد ہے۔

جناب سپیکر!

63۔ مالی سال 13-2012 میں جاریہ اخراجات کا کل تخمینہ 532۔ارب 80 کروڑ روپے ہے۔ رواں مالی سال کے ترمیم شدہ جاری اخراجات کے مقابلے میں یہ اضافہ صرف 13.9 فیصد ہے۔

جناب سپیکر!

64۔ اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے چیدہ چیدہ سیکٹرز میں مختص کئے گئے جاریہ اخراجات کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ان میں:

- سوشل سیکٹر کے لئے 86۔ارب 46 کروڑ روپے
- PFC ایوارڈ کے تحت مقامی حکومتوں کو دیئے جانے والے فنڈز کا تخمینہ 210۔ارب 98 کروڑ 31 لاکھ 5 ہزار روپے
- پبلک آرڈر اینڈ سیفٹی کے لئے 81۔ارب 86 کروڑ روپے
- جنرل ایڈمنسٹریشن کے لئے 23۔ارب 38 کروڑ روپے
- صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے 31۔ارب 30 کروڑ روپے
- صوبائی سطح پر شعبہ صحت کے لئے 35۔ارب 65 کروڑ روپے
- صوبائی سطح پر محکمہ زراعت کے لئے 5۔ارب 56 کروڑ روپے
- سرکاری ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کے لئے 55۔ارب 73 کروڑ روپے اور
- عوام کے لئے سبسڈی کی مد میں 34۔ارب روپے شامل ہیں۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

65۔ سرکاری ملازمین قومی ترقی کے منصوبوں پر عملدر آمد اور عوام تک خدمات پہنچانے والی حکومتی مشینری کا ایک اہم جز ہیں۔یہ ملازمین اور پنشنرز اپنی محدود آمدنی کی وجہ سے مہنگائی اور افراط زر سے نسبتاً زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔حکومت پنجاب نے صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں 20 فیصد اضافہ کا فیصلہ کیا ہے۔اس کا اطلاق یکم جولائی 2012 سے ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!

66۔ مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ہماری حکومت کا بجٹ ایک عوام دوست، متوازن اور ترقیاتی بجٹ ہے۔میں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے کابینہ کے ارکان،

معزز ممبران سینیٹ، قومی و صوبائی اسمبلی، Expert Advisory Group، محکمہ خزانہ، محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ کے افسران، ماتحت عملہ اور اپنے سٹاف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس بجٹ کی تیاری میں شب و روز انتھک محنت کی۔

جناب سپیکر!

67- آپ سے اجازت لینے سے پہلے میں ایک بار پھر اس عہد وفا کی تجدید کا اعلان کرنا چاہتا ہوں جو خادم اعلیٰ پنجاب نے اپنا منصب سنبھالنے کے بعد پنجاب کے عوام سے کیا تھا۔ گزشتہ چار برسوں کے دوران صوبے میں مسلم لیگ (ن) کی قیادت میں رواں دواں عوامی خدمت کے اس کاروان عشق و مستی کا راستہ روکنے کے لئے اہل ہوس نے جو جو حربہ آزمایا اس کی تفصیل کے لئے ایسی کئی نشستیں درکار ہیں لیکن مقام شکر ہے کہ گورنر راج کے سیاہ لبادے میں عوام کی منتخب حکومت پر مارے جانے والے شب خون سے لے کر پاکستان کی تاریخ کی بد ترین لوڈ شیڈنگ کے ذریعے پنجاب کے خلاف کی جانے والی خوفناک سازش تک عوام کے بد خواہوں کا کوئی ہتھکنڈہ ہماری قیادت کے پائے استقلال میں ہلکی سی لغزش بھی نہ لا سکا۔ ریکارڈ گواہ ہے کہ پنجاب کے عوام نے ہر مشکل اور کڑے مرحلے میں اپنے وزیر اعلیٰ اور خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو اپنے درمیان پایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ انصاف نہ ہو گا کہ اگر میں صوبے کے عوام اور ان کے نمائندوں کی طرف سے خادم پنجاب کی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش نہ کروں۔ میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں ان کے بارے میں یہی کہنا چاہوں گا کہ:

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے دیئے ہیں انداز خسروانہ

(نعرہ ہائے تحسین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ پاکستان پائندہ باد

(اس مرحلہ پر جناب وزیر اعلیٰ، معزز وزراء صاحبان اور معزز ممبران کی کثیر تعداد نے وزیر خزانہ کی سیٹ پر جا کر انہیں مبارکباد پیش کی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز Order in the House, order in the House آرڈر پلیز، آرڈر پلیز، وزیر خزانہ متوجہ ہوں۔ وزیر خزانہ میں آپ سے یہ کہہ رہا ہوں کہ گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2012-13 پیش کریں۔

سالانہ بجٹ گوشوارہ برائے سال 2012-13 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت 2012-13 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت 2012-13 پیش کر دیا گیا ہے۔ اب وزیر خزانہ گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت 2011-12 پیش کریں۔

ضمنی بجٹ گوشوارہ برائے سال 2011-12 کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر خزانہ (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 2011-12 پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، گوشوارہ ضمنی بجٹ بابت سال 2011-12 پیش کر دیا گیا ہے۔

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2012

MR. SPEAKER: Now, introduction of Bills. Minister for Finance may introduce the Punjab Finance Bill 2012.

MINISTER FOR FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman): Mr. Speaker! I introduce:

"The Punjab Finance Bill 2012."

MR SPEAKER: The Punjab Finance Bill 2012 has been introduced. Now, Minister for Finance may introduce the Punjab Sales tax on Services Bill 2012.

مسودہ قانون خدمات پر سیلز ٹیکس مصدرہ2012

MINISTER FOR FINANCE (Mian Mujtaba Shuja-ur-Rehman):Mr. Speaker! I introduce:

"The Punjab Sales Tax on Services Bill 2012."

MR SPEAKER: The Punjab Sales Tax on Services Bill 2012 has been introduced.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔

معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ منگل مورخہ 12۔جون 2012 سے سالانہ بجٹ پر بحث کا آغاز ہو گا۔عام بحث کے لئے چار یوم یعنی 12، 13، 14 اور 15۔جون 2012 مختص کئے گئے ہیں، آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر عام بحث کو wind up کریں گے۔جو ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے ناموں کے اندراج سیکرٹری اسمبلی کے پاس مع تاریخ جمع کروادیں شکریہ۔

اب اجلاس مورخہ 12۔جون 2012 بوقت صبح 10.00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔